مکتبہ جامعہ و بعض طبی ذخیروں کو جو قرول باغ میں محفوظ تھی ۱۴ ستمبر کو ہی جلایا جا چکا تھا ہمارے چلے آنے کے بعد اسی دن شب میں مکتبہ برہان کے عظیم الشان گودام کو بھی آگ لگا دی گئی اور اس طرح کم وبیش پونے دو لاکھ کا تجارتی سرمایہ کل کا کل ضائع ہو گیا علاوہ بریں دفتر ندوۃ المصنفین کو لوٹا گیا اس کا تمام قیمتی فرنیچر خورد و برد ہو گیا حسن اتفاق سے لائبریری اور مکتبہ برہان کا ایک بڑا حصہ لوٹ سے بچ گیا تھا جسے اس وقت سرکاری طور پر سر بمہر کرا دیا گیا تھا نومبر کے وسط میں اسی موجودہ مکان میں منتقل کر لیا گیا تجارتی سرمایہ کے برباد ہونے کے بعد ندوۃ المصنفین کی آج تک کی زندگی کو ختم سمجھنا چاہیے مالی اعتبار سے آج وہ پھر اسی مقام پر ہے جس پر کہ وہ اب سے دس سال پیشتر ۳۸ء میں اپنے آغاز کے وقت تھا۔ یہ صورت حال کوئی تعجب نہیں بڑی حوصلہ فرسا اور ہمت شکن ہے پھر مستقبل کا مطلع بھی ابھی تک غبار آلود ہے تاہم محض خدا کے فضل و کرم کے بھروسہ پر ٹوٹے ہوئے کاموں کے سر رشتہ کو پھر سے جوڑنے کی اور ایک منہدم عمارت کو از سر نو کھڑا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے چنانچہ پانچ مہینے کی غیر حاضری کے بعد آج برہان پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہو رہا ہے اور امید ہے کہ حسب سابق پھر ہر مہینہ پابندی سے حاضر ہوتا رہے گا۔ وعلی اللہ التکلان وھو المستعان

گذشتہ چند مہینوں میں پاکستان اور ہندستان میں جو انسانیت کش مظالم ہوئے ان کی پوری تاریخ جب کوئی غیر جانبدار مورخ قلم بند کرے گا تو بتائیگا کہ ان کے اسباب و علل کیا تھے اور نیز یہ کہ ان مظالم نے دونوں مملکتوں میں کیا قیامت برپا کی اور انسانیت کو کس بے دردی سے پامال کیا۔ البتہ جہاں تک مشرقی پنجاب اور دہلی کا تعلق ہے ہم اس سلسلہ میں گورنمنٹ آف انڈیا کے ہوم منسٹر سردار پٹیل سے ایک سوال کرنا چاہتے ہیں۔

سردار پٹیل مسلمانوں سے بار بار کہتے ہیں کہ وہ انڈین یونین کے ساتھ اپنی وفاداری کا عملی ثبوت دیں۔ گذارش یہ ہے کہ کسی فرقہ یا جماعت کی حکومت کے ساتھ وفاداری کا عملی ثبوت یہی ہے کہ اس فرقہ نے بآواز بلند وفاداری کا اعلان کیا ہو اور کبھی کوئی ایسی حرکت نہ کی ہو جو آئین حکومت کے خلاف ہو۔ ہندستان کے مسلمان بلاشبہ اس معیار پر پورے اترتے ہیں کوئی شخص نہیں کہہ سکتا کہ ۱۵ اگست کے بعد ہندستان کے کسی گوشہ میں بھی مسلمانوں نے یونین کے ساتھ نا وفاداری کا کوئی عملی ثبوت دیا ہو اب سوال یہ ہے کہ سردار پٹیل جو مسلمانوں سے بار بار وفاداری کا مطالبہ کرتے ہیں انہوں نے اور ان کی حکومت نے ان جماعتوں کے ساتھ کیا کیا جنہوں نے فتنہ و فساد برپا کر کے آئین حکومت کی خلاف ورزی کی پولس اور فوج کے ان ہزاروں ملازموں اور ان ہزاروں سول افسروں کو کیا سزا دی گئی جنہوں نے فتنہ و فساد کی آگ کو اپنی دامنی امداد سے ہوا دے کر دوزخ بنا دیا اور اس طرح انہوں نے حکومت کی صاف صریح اور کھلی ہوئی پالیسی کے خلاف عمل کر کے گویا خود حکومت سے بغاوت کی اور اس کو ہی ختم کرنے کی بلا واسطہ کوشش کی۔ پھر ان ریاستوں کو کیا سرزنش کی گئی جنہوں نے بے گناہ انسانوں کا قتل عام کر کے خود یونین سے غداری کی ہے کیا محض فرقہ وارانہ منافرت کا عذر پیش کر کے کوئی ذمہ دار اور عوام کی نمائندہ حکومت (خواہ وہ پاکستان ہو یا انڈیا) سرکاری نوکروں اور مفسد جماعتوں کی باغیانہ اور غدارانہ حرکات کی باز پرس سے بچ سکتی اور کسی درجہ میں بھی معذور سمجھی جا سکتی ہے؟